بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم :- منگل

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۲۳ محرم ۱۳۹۰ھ - ۳۱ امان ۱۳۴۹ہش - ۳۱ مارچ ۱۹۷۰ء | نمبر ۷۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۰ ۔ امان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق گزشتہ رات کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔ حضور ایدہ اللہ کی حرمِ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے، ثم الحمدللہ۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کیلئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۳۰ ۔ امان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ مدظلہا العالی کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔

آمین اللّٰھم آمین

جماعتِ احمدیہ پاکستان کی

اکیاون (۵۱) ویں مجلس مشاورت کامیابی اور خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہو گئی

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے نمائندگان کو متعدد خطابات اور بیش قیمت ہدایات سے نوازا

اہم تعلیمی، تربیتی، اصلاحی اور تنظیمی امور سے متعلق مشورے۔ قریباً ایک کروڑ نو لاکھ روپے کے بجٹ ہائے آمد و خرچ پر غور و فکر

ربوہ ۳۰ ۔ امان ۔ جماعتِ احمدیہ پاکستان کی ۵۱ ویں مجلس مشاورت جو یہاں ۲۷ ۔ امان ۱۳۴۹ ہش (مطابق ۲۷ ۔ مارچ ۱۹۷۰ء) بروز جمعۃ المبارک ۴ بجے سہ پہر شروع ہوئی تھی تین روز جاری رہنے کے بعد کل ۲۹ ۔ امان ۱۳۴۹ ہش (مطابق ۲۹ ۔ مارچ ۱۹۷۰ء) کو ڈیڑھ بجے دوپہر کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئی۔ حسبِ سابق جماعتِ احمدیہ کی یہ مجلس مشاورت بھی (جو ایوانِ محمودؔ میں منعقد ہوئی) اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر میں اسلام اور جماعت کی روز افزوں ترقی نیز اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت اور عظیم الشان برکات کی آئینہ دار ہوتے ہوئے شریک ہونے والے پانچ صد سے زائد نمائندگان نیز کثیر التعداد مقامی زائرین اور شوریٰ کی کارروائی سننے کی غرض سے بیرونجات سے تشریف لانے والے مہمانوں کے لئے ایمان و یقین کو بڑھانے اور خدمتِ اسلام کے عزائم کو پختہ سے پختہ تر کرنے کا موجب ثابت ہوئی۔ نمائندگان کرام کو اِن ایام میں ایجنڈے میں درج شدہ اہم تجاویز نیز دیگر اہم تعلیمی، تربیتی، اصلاحی اور تنظیمی امور سے متعلق حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل کے طور پر حضور کی خدمتِ اقدس میں مشورے پیش کرنے کی غیر معمولی سعادت ملی نیز وہ حضور ایدہ اللہ کے بیش قیمت ارشادات سے بھی فیضیاب ہوئے۔

تین دن (۲۷ تا ۲۹ ۔ امان) میں شوریٰ کے چار اجلاس منعقد ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ نے شوریٰ کے چاروں اجلاسوں میں بنفسِ نفیس شرکت فرمائی اور ہمہ وقت تشریف فرما رہ کر صدارت کے فرائض سرانجام دئے۔ حضور نے نمائندگانِ کرام کو رُوح پرور اور بصیرت افروز افتتاحی اور اختتامی تفصیلی خطابات کے علاوہ شوریٰ کے مختلف اجلاسوں کے دوران بیسیوں مرتبہ نہایت بیش قیمت نصائح اور زرّیں ہدایات سے سرفراز فرمایا۔ اِس طرح انہیں اپنے آقا کے زندگی بخش کلمات و ارشادات سے فیضیاب ہونے کے انمول مواقع بے حساب میسّر آئے اور وہ خدمتِ اسلام کے نئے عزائم اور نئے ولولوں سے مالا مال ہو کر اپنے گھروں کو واپس لوٹے۔

نمائندگان نے ایجنڈے میں درج شدہ صدر انجمن احمدیہ، تحریکِ جدید اور وقفِ جدید سے متعلق سات اہم تربیتی، اصلاحی، تنظیمی اور مالی امور پر حضور کی زیرِ ہدایت غور و فکر اور بحث و تمحیص کے بعد حضور کی خدمت میں مشورے پیش کئے۔ حضور نے ان کی سفارشات اور مشوروں پر روشنی ڈال کر ان کے متعلق فیصلے صادر فرمائے (حضور ایدہ اللہ کے صادر کردہ یہ فیصلے مرتب ہونے پر بعد میں ہدیۂ قارئین کئے جائیں گے)

جیسا کہ ۲۹ ۔ امان کے اخبار میں اطلاع شائع ہو چکی ہے ۲۷ ۔ امان کو افتتاحی اجلاس میں حضور ایدہ اللہ کی منظوری سے ایجنڈے میں درج شدہ تجاویز پر غور و فکر کے بعد سفارشات پیش کرنے کی غرض سے تین سب کمیٹیوں کا انعقاد عمل میں آیا تھا۔ سب کمیٹیوں نے ۲۷ ۔ امان کو ہی رات گئے تک جملہ تجاویز پر غور کر کے اپنی سفارشات مرتب کیں اور ۲۸ و ۲۹ ۔ امان کو شوریٰ کے باقی تین اجلاسوں میں سب کمیٹیوں کی رپورٹیں زیرِ غور آئیں جن میں صدر انجمن احمدیہ، تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کے سالانہ بجٹ ہائے آمد و خرچ بھی شامل تھے یہ تینوں بجٹ مجموعی طور پر ایک کروڑ ۸ لاکھ ۷۹ ہزار ایک سو نو روپے کی آمد اور اتنی ہی رقم کے اخراجات پر مشتمل تھے۔ سب کمیٹیوں اور ان کے بعد شوریٰ نے تفصیلی بحث کے بعد اِن ہر سہ بجٹوں کو منظور کئے جانے کی سفارش کی۔

مزید برآں شوریٰ میں صدر انجمن احمدیہ، تحریکِ جدید، وقفِ جدید اور فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی سالِ گزشتہ کی کارگزاری بھی نمائندگان کے سامنے رکھی گئی۔ چنانچہ نمائندگان نے بجٹ ہائے آمد و خرچ پر بحث کے دوران اِس بارہ میں بھی مشورے پیش کئے اور حضور نے اِس بارہ میں جماعتوں کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

شوریٰ کے چاروں اجلاسوں میں حضور ایدہ اللہ کی زیرِ ہدایت باری باری محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور، محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع لائلپور، محترم چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ اور محترم رانا محمد خان صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع بہاولنگر کو صدارت کے فرائض کی انجام دہی میں حضور ایدہ اللہ کا ہاتھ بٹانے کا خصوصی شرف حاصل ہوا۔

۲۸ ۔ امان کی شام کو صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے نمائندگان مجلس شوریٰ کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا جس کا اہتمام مکرم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب افسر لنگرخانہ نے دارالضیافت میں کیا۔ اِس میں ازراہِ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے بھی شرکت فرمائی اِس طرح نمائندگانِ کرام کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جاری فرمودہ لنگرخانہ سے حضور ایدہ اللہ کے ہمراہ ایک ہی دسترخوان پر کھانا کھانے کا شرف بھی حاصل ہوا۔

امسال مجلسِ شوریٰ میں مرکزی نمائندگان سمیت جماعتوں کے مقررہ کوٹہ کے مطابق مغربی اور مشرقی پاکستان کی جماعتہائے احمدیہ کے ۵۱۹ نمائندگان نے شرکت کی۔ مشرقی پاکستان کی جماعتہائے احمدیہ کے جو نمائندگان امسال مجلس مشاورت میں شریک ہوئے ان میں محترم مولوی محمد صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ مشرقی پاکستان، محترم شیخ محمود الحسن صاحب، مکرم ابو احمد غلام انبیاء صاحب، مکرم مطیع الرحمٰن صاحب، مکرم شمس الرحمٰن صاحب، مکرم صمد علی صاحب غازی اور مکرم ڈاکٹر شفیع سہگل صاحب شامل تھے۔

بجٹ پورا ہونا ضروری ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں:-

"جماعت کا مالی سال ختم ہونے والا ہے۔۔ اسلئے جماعتیں اِس طرف پوری اور فوری توجہ دیں اور آمد و خرچ کا جو بجٹ سالِ رواں کیلئے جماعت کے مشورہ سے شوریٰ میں پاس ہوا تھا اس کے مطابق آمد ہو"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷ ۔ تبلیغ ۱۳۴۹ ہش (۲۷ فروری ۱۹۷۰ء)

(ناظر بیت المال آمد)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۳۱؍امان ۱۳۴۹ہش

دعا کی عظمت

انبیاء علیہم السلام اور ان کی جماعتوں کی تمام تر کامیابی "دعا" پر ہی انحصار رکھتی ہے اور وہ ہمیشہ دعا ہی کا ہتھیار استعمال کرتے ہیں۔ اس کی وجہ ظاہر ہے انبیاء علیہم السلام اس قادر مطلق کی طرف سے کھڑے ہوتے ہیں جس کی طاقت سب طاقتوں سے بالا ہی نہیں بلکہ جس سے سب طاقتیں تقویت حاصل کرتی ہیں۔ چنانچہ جب ایک بندۂ حق اللہ تعالےٰ کی طرف سے کھڑا ہوتا ہے تو وہ ایک کمزور اور ناتوان بشر ہوتا ہے۔ اس کے پاس دنیوی طاقتوں میں سے کوئی طاقت نہیں ہوتی اور ان کو تمام قوم بلکہ اقوام سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے اور آخر میں وہی کامیاب ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے پاس "دعا" کی قوت ہوتی ہے جو تمام قوتوں سے بڑھ کر ہوتی ہے جس کا مقابلہ دنیا کی کوئی قوت نہیں کر سکتی۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"دعا کی ماہیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اس کے رب میں ایک تعلق مجاذبہ ہے یعنی پہلے خدا تعالیٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے پھر بندہ کے صدق کی کششوں سے خدا تعالیٰ اس سے نزدیک ہو جاتا ہے اور دعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچ کر اپنے خواص عجیبہ پیدا کرتا ہے سو جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خدا تعالےٰ کی طرف کامل یقین اور کامل امید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا ہے اور نہایت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتا ہے پھر آگے کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہِ الوہیت ہے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں تب اس کی رُوح اُس آستانہ پر سر رکھ دیتی ہے اور قوتِ جذب جو اس کے اندر رکھی گئی ہے وہ خدا تعالےٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے تب اللہ جل شانہٗ اُس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس دعا کا اثر ان تمام مبادی اسباب پر ڈالتا ہے جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو اس مطلب کے حاصل ہونے کے لئے ضروری ہیں۔ مثلاً اگر بارش کے لئے دعا ہے تو بعد استجابت دعا کے وہ اسباب طبعیہ جو بارش کے لئے ضروری ہوتے ہیں اُس دعا کے اثر سے پیدا کئے جاتے ہیں۔ اور اگر قحط کے لئے بد دُعا ہے تو قادر مطلق مخالفانہ اسباب کو پیدا کر دیتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ بات ارباب کشف اور کمال کے نزدیک بڑے بڑے تجارب سے ثابت ہو چکی ہے کہ کامل کی دعا میں ایک قوت تکوین پیدا ہو جاتی ہے۔ یعنی باذنہٖ تعالیٰ وہ دعا عالم سفلی اور علوی میں تصرف کرتی ہے۔ اور عناصر اور اجرامِ فلکی اور انسانوں کے دلوں کو اس طرف لے آتی ہے جو طرف مؤید مطلوب ہے خدا تعالےٰ کی پاک کتابوں میں اس کی نظیریں کچھ کم نہیں ہیں بلکہ اعجاز کی بعض اقسام کی حقیقت بھی دراصل استجابتِ دعا ہی ہے۔ اور جس قدر ہزاروں معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے ہیں یا جو کچھ کہ اولیائے کرام ان دنوں تک عجائب کرامات دکھلاتے رہے اس کا اصل اور منبع یہی دعا ہے۔ اور اکثر دعاؤں کے اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرت قادر کا تماشا دکھلا رہے ہیں۔ وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پُشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے۔ اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے۔ اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوُا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا۔ اور نہ کسی کان نے سُنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا۔ اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اُس امی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ بِعَدَدِ ھَمِّہٖ وَغَمِّہٖ وَحُزْنِہٖ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَاَنْزِلْ عَلَیْہِ اَنْوَارَ رَحْمَتِکَ اِلَی الْاَبَدِ۔"

(برکات الدعا صفحہ ۸ تا ۱۰)

رسالہ "برکات الدعا" میں جو دراصل سرسید مرحوم کے رسالوں کے جواب میں لکھا گیا تھا جن میں سرسید مرحوم نے دعا کی قبولیت سے انکار کیا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان تمام مسائل کو حل کر دیا ہے جو "دعا" کی قبولیت کے متعلق پیدا ہو سکتے ہیں۔ چاہیئے کہ احباب اِس رسالہ کو بار بار پڑھیں تاکہ "دعا" کی افادیت پر ان کا ایمان محکم ہو۔ کیونکہ جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے خلفاء نے واضح کیا ہے اسلام کی فتح کے لئے اِس زمانہ میں مادی ہتھیاروں کی ضرورت نہیں بلکہ ہمارا حقیقی ہتھیار دعا ہی ہے۔ اِس لئے احباب کو "دعا" کے مالہٗ و ماعلیہ کے متعلق ہر پہلو سے پوری پوری واقفیت ہونی لازمی ہے۔ اور اس امر میں کسی قسم کا تذبذب ان کے دلوں میں نہیں ہونا چاہیئے کہ جس کام کے لئے وہ کھڑے ہوئے ہیں یا کھڑے کئے گئے ہیں اس میں کامیابی سراسر "دعا" پر منحصر ہے ؂

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

حضرت لقمان علیہ السلام کون تھے؟

از مکرم شیخ عبد القادر صاحب لائل پور

مشہور مورخ اور صاحب مغازی محمد بن اسحٰق کہتے ہیں کہ لقمان عرب کے مشہور قبیلہ عاد سے یعنی عرب بائدہ کی نسل سے تھے۔ ان کی روائت کے الفاظ یہ ہیں۔

"وھب بن منبہ کہتے ہیں۔ جب شداد بن عاد کا انتقال ہوگیا تو حکومت اس کے بھائی لقمان بن عاد کو ملی اور اللہ تعالے نے لقمان کو وہ چیز عطا فرمائی تھی جو اس زمانہ کے انسانوں میں کسی کو نہیں عطا کی تھی۔ اللہ تعالے نے ان کو سو انسانوں کے برابر ادراک وحاسہ عطا فرمایا تھا۔ اور وہ اپنے زمانہ کے لوگوں میں سب سے زیادہ طویل قامت تھے۔"

(کتاب التیجان صنے)

عرب روائت ہے کہ

"عاد الاولیٰ میں سے کوئی نہ بچا سوائے حضرت ھود اور ان پر ایمان لانے والوں کے۔ یا اس وفد کے جو کہ مکہ میں دعائے استسقاء کے لئے بھیجا گیا تھا۔ اس وفد میں لقمان بھی شامل تھے۔ جو کہ عاد قوم کے اکابرین میں سے تھے۔ قبیلہ لقمان حضرت ھود کی امت تھے۔ وہ عاد الثانیہ کی بنیاد ڈالنے والے تھے۔"

(تاریخ العرب قبل الاسلام حصہ اول ص۲۳)

اب دوسری روایات درج ذیل ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ لقمان افریقی الاصل حبشی تھے۔ اور ایک غلام کی حیثیت سے عرب میں آئے تھے۔

حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے۔ فرماتے تھے کہ لقمان حبشی غلام تھے۔ اور نجاری کا پیشہ کرتے تھے۔ اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ لقمان پستہ قد موٹے ہونٹ والے نوبیا (مصر) کے قبیلہ سے تھے۔

سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ لقمان مصری سوڈانی تھے۔ اور ان کے ہونٹ بہت موٹے تھے۔ اللہ تعالے نے ان کو اگرچہ نبوت نہیں عطا کی۔ مگر حکمت ودانائی سے حصہ وافر عطا فرمایا تھا پھر فرمایا۔

سوڈانیوں میں تین آدمی دنیا کے بہترین انسان ہوئے ہیں۔ بلالؓ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غلام مھجع اور لقمان حکیم جو سوڈانی یعنی نوبیہ کے تھے۔ اور ان کے لب بہت موٹے اور بھدے تھے"

(تفسیر وتاریخ ابن کثیر بحوالہ قصص القرآن از مولانا حفظ الرحمٰن جلد سوم ص۳۵)

مولانا حفظ الرحمٰن اور مولانا سلیمان ندوی کا خیال یہ ہے کہ حبشی الاصل لقمان والی روایات صحیح نہیں ہیں۔ لقمان عاد الاولیٰ یا عاد ثانیہ سے تعلق رکھتے تھے ویس

میرے خیال میں جن روایات میں لقمان کو ایک حبشی غلام بتایا گیا ہے۔ وہ بھی صحیح ہیں۔ یہ حبشی غلام لقمان ثانی تھے۔ اولین لقمان عاد الاولیٰ میں سے ہوئے۔ عرب میں ایک حبشی الاصل حکیم وارد ہوئے۔ عربوں نے ان کا نام بھی لقمان رکھ دیا۔ یہ لقمان بن عاد نہیں بلکہ روایات میں ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں ہوئے ہیں۔ ان کا نام لقمان بن عنقا تھا۔ (مروج الذہب للمسعودی جلد اول)

بائبل کے صحیفہ سلاطین میں لکھا ہے۔

سلیمان کی حکمت سب بنی قدم (اہل عرب) کی حکمت اور مصر کی ساری حکمت پر فوقیت رکھتی تھی۔

(سلاطین $\frac{4}{29}$)

حتی تاریخ عرب میں لکھتے ہیں:

بنی قدم کا ترجمہ مشرق یا اہل مشرق کیا گیا ہے۔ اس سے مراد اہل عرب ہیں۔ اسی بنی قدم کے ایک سردار حضرت ایوب تھے (ایوب $\frac{1}{3}$) وہ یہودی نہ تھے عرب تھے۔ ان کا صحیفہ حکمت اور شاعری دونوں اعتبار سے ایک شاہکار سمجھا جاتا ہے۔ صرف حضرت سلیمان بنی قدم (یعنی اہل عرب) سے عقل وحکمت میں افضل مانے گئے ہیں۔

(سلاطین $\frac{4}{30}$) ص۴۳

صاف ظاہر ہے کہ حکمت کی بنیاد عرب سے پڑی۔ پھر مصر کی حکمت مشہور ہوئی۔ آخر میں حکمت سلیمان فائق ہوگئی۔ عرب کی حکمت لقمان کی مرہون منت ہے۔ اسے اولیت حاصل ہے۔

پھر حتی اپنی کتاب تاریخ عرب میں لکھتے ہیں:۔

کتاب امثال میں بنو اسماعیل کے قبیلہ میسا کے دو بادشاہوں کے حکمت آمیز اقوال بھی درج ہیں۔ ان دونوں کے نام لموئیل اور اجور بن یاقہ کسی نہ کسی صورت میں مینائی اور جنوبی عرب کے قدیم کتبات میں آتے ہیں۔ (یرمیاہ نبی کے شاگرد) باروخ کے صحیفہ میں لکھا ہے۔ کہ بنو ہاجرہ زمین پر حکمت کی تلاش کرتے ہیں۔ (ص۴۳)

ضروری نہیں کہ میسا سے یہاں میسا بن اسمٰعیل مراد ہوں۔ تورات میں بنی یقطان یعنی جنوبی عرب والوں کے متعلق لکھا ہے۔ ان کی آبادی میسا سے قدم یعنی عرب کے ایک پہاڑ سفار (ظفار) کی طرف تھی۔ (پیدائش $\frac{10}{30}$)

ظاہر ہے کہ میسا کے حکیم جنوبی عرب کے تھے۔ یہی عرب روائت بتاتی ہے کہ لقمان اور بنو لقمان جنوبی عرب کے تھے۔ الغرض سرزمین حجاز حکمت کے لئے ضرب المثل تھی۔ جنوبی عرب میں مخصوص دانشور اور حکیم برپا ہوئے۔ عرب روایات میں جن لقمان نامی حکیموں کا ذکر ہے۔ یہ سب روایات اپنی اپنی جگہ درست ہیں۔ البتہ قرآن حکیم نے جن لقمان کا ذکر کیا ہے وہ اولین لقمان تھے جن کی حکمت مشرق ومغرب میں پھیلی مصر میں عاد قبائل گئے تو وہاں فتاح ہوتپ کے نام سے حکمت لقمان کا طوطی بولنے لگا۔ بابل میں گئے تو احیقار کے نام سے یہ حکمت منسوب ہوگئی۔ یونان میں حکمت لقمان کو حکیم ایسپ کی طرف نسبت دے دی گئی۔

عبرانیوں نے کتاب امثال اور صحیفہ طوبیاہ میں حکمت لقمان کے موتی سمیٹ لئے۔ سوڈان سے ایک حبشی غلام فتاح ہوتپ کی حکمت کے موتی بکھیرتا ہوا عرب میں آیا تو اسے بھی عربوں نے لقمان کا نام دے دیا۔ یہ سارے حکیم دراصل ابتدائی لقمان کے مظاہر تھے۔ حقیقی لقمان آج سے چار ہزار سال پہلے جنوبی عرب میں پیدا ہوا۔ اس کا قبیلہ حضرت ھود علیہ السلام پر ایمان لا کر عاد ثانیہ کی بنیاد بنا۔

عرب الجاھلیہ کی روائت ہے کہ مجلۃ لقمان عرب میں شائع تھا۔

"فیھا الحکمۃ والعلم والامثلہ" (تاریخ العرب قبل الاسلام حصہ اول ص۲۴۱)

عرب سے یہ مجلۃ بابل میں منتقل ہوا۔ مصر میں گیا۔ یونان کے حکماء کی طرف منسوب ہوا۔ مجلۃ لقمان بزبان حال کہہ رہا ہے:

ع ہے ہر طرف بکھری ہوئی ہے داستاں میری

وقفِ جدید کے زیرِ اہتمام تبلیغِ اسلام کا موثر پروگرام

مجلس مشاورت میں تشریف لانے والے نمائندگان کو علم ہوگا کہ علاقہ نگر پارکر (سندھ) میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے تبلیغ اسلام کا کام نہایت سرگرمی سے جاری ہے۔ اور وقفِ جدید کے زیر اہتمام اس وقت ۸ معلمین خالصۃً تبلیغ اور تربیت کے کام میں منہمک ہیں۔ جن کے نہایت خوشکن ثمرات اللہ تعالےٰ کے فضل سے منظر عام پر آرہے ہیں۔

وقفِ جدید کے بجٹ میں اس غرض کے لئے تیرہ ہزار روپے کی رقم مشروط آمد کے طور پر رکھی جاچکی ہے۔ اور نمائندگان نے متفقہ طور پر اس کی تصدیق فرمائی ہے۔ پس احباب اس مہم میں دل کھول کر حصہ لیں۔ تاکہ اللہ تعالےٰ کے ابدی فضلوں کے وارث بنیں۔ (ناظم مال وقف جدید)

فرمان خداوندی

نیکی میں مسابقت

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

وَلِکُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ (البقرہ)

ترجمہ۔ ہر ایک (شخص) کا ایک (نہ ایک) مطمح نظر ہوتا ہے۔ جسے وہ (اپنے آپ پر) مسلط کرلیتا ہے۔ سو (تمہارا مطمح نظر یہ ہو کہ) تم نیکیوں (کے حصول) میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

برادرم محمد صادق صاحب فاروقی مرحوم کی یاد میں

مکرم محمد نذیر صاحب فاروقی

مرحوم راقم الحروف کے برادر خورد اور اور حکیم محمد اسلم صاحب فاروقی فاضل زیدہ اللہ کے والد تھے۔ مئی ۱۸۹۵ء میں موضع بھٹے کلاں متصل شہر سیالکوٹ پیدا ہوئے۔ پیدائشی احمدی تھے ۱۹۰۴ء میں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیالکوٹ تشریف لائے اور حضرت میر حامد شاہ صاحب کے مکان پر فروکش ہوئے تو یہ اس وقت پرائمری میں پڑھا کرتے تھے۔ غالباً درجہ دوئم میں تھے اپنے بہن بھائیوں اور خاندان کے دیگر افراد کے ساتھ یہ بھی شرف ملاقات کے لئے سیالکوٹ گئے اور یہ پہلی دفعہ تھی کہ حضور کی زیارت سے مشرف ہوئے۔

اس وقت مرحوم نو ساڑھے نو سال کے تھے۔ مگر اپنی آخری عمر تک حضور سے اپنی اس ملاقات کا ذکر بڑے مزے لے لے کر بیان کیا کرتے تھے۔

پرائمری پاس کرنے کے بعد سیالکوٹ شہر میں ایک مدرسۃ القرآن تھا۔ ان کو اس میں داخل کرا دیا گیا۔ اور کئی سال پڑھتے رہے مگر دل اچاٹ ہو گیا۔ اور تعلیم کو ادھورا چھوڑ کر ایک یوروپین فرم سپیڈنگ کمپنی میں ملازم ہو گئے۔ یہ فرم ریاست کشمیر، کلو اور چنبہ کے پہاڑوں میں لکڑی کا کاروبار کرتی تھی۔

کئی سال بعد وہاں سے ملازمت چھوڑ کر پولیس (ضلع سیالکوٹ) میں کنسٹیبل بھرتی ہو گئے اور پھر مسلسل ۱۹۵۱ء تک اسی محکمہ میں کام کیا۔ مرحوم ہمیشہ تفتیش کے کام پر متعین رہے۔ اپنے معاصروں میں بہترین کارکن اور حکام کے نزدیک ذہین تفتیش کنندہ تھے۔ مسٹر سروگی ایک مشہور انگریز سپرنٹنڈنٹ پولیس ہوا ہے۔ ایک دفعہ اس نے آپ کی نسبت لکھا تھا۔ کہ اگر میں محمد صادق کنسٹیبل کو ایک بڑے پولیس سٹیشن میں انچارج لگا دوں۔ تو وہ وہاں بھی کامیاب ہو گا۔ ان کی محکمانہ قابلیت اس سے بھی ظاہر ہے کہ وہ بلا امتحان پاس کرنے کے پہلے ہیڈ کنسٹیبل اور پھر اسی طرح اسسٹنٹ انسپکٹر بنا دئے گئے۔ نیز بے شمار سرٹیفکیٹ مختلف النوع مقدمات میں انہوں نے حاصل کئے۔

مرحوم کو مذہب سے گہرا شغف اور لگاؤ تھا۔ جہاں جہاں رہے اس علاقہ کے احمدی احباب سے رابطہ قائم رکھا۔ ایسے مواقعات بھی آئے کہ احمدیت کے مخالف افسران سے واسطہ پڑا۔ مگر احمدیت کی عزت کو ہمیشہ برقرار رکھا۔ جماعت کے سالانہ اجتماعوں میں ہمیشہ ذوق شوق سے شامل ہونا ان کی خصوصیات سے تھا۔ قادیان کی محبت کا جذبہ اس حد تک تھا کہ جب مرحوم تھانہ صدر امرتسر میں تعینات ہوئے۔ تو کہنے لگے کہ اب تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ قادیان میں ہوں چنانچہ مکان کرایہ پر لے کر اہل و عیال کو قادیان رکھا اور پھر دار البرکات شرقی میں اپنا مکان بنوا لیا۔

ملازمت کے دوران میں دو ایک دفعہ ایسا واقعہ ہوا کہ اچانک ان کو اپنے فرائض کے دوران قادیان سے باہر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو مل جانے کا اتفاق ہوتا رہا۔ اس طرح حضور کی نگاہ میں بھی آ گئے۔ جب حضور سے ملتے۔ تو حضور بکشادہ پیشانی شرف ملاقات بخشتے۔ تو ان دو ملاقاتوں کا ذکر ضرور فرماتے۔ اور پھر ان کے والد اور چچا کا ذکر بھی ہو جاتا۔

مرحوم کا حلقہ احباب بھی وسیع تھا اور دستر خوان بھی وسیع تھا۔ دوست احباب کی خاطر و مدارت سے لطف اندوز ہوتے بذات خود پخت و پز کا اہتمام کرتے اچھے اچھے کھانے اپنے ہاتھ سے پکاتے خود کھاتے اور انکو بھی کھلاتے اور اس میں فرحت محسوس کرتے۔

طبعاً غیور اور خود دار تھے ملازمت کے آخری ایام میں ایک سپرنٹنڈنٹ پولیس نے آپ کو کوئی کلمہ نازیبا کہہ دیا۔ آپ نے وہی کلمہ اس کے باپ اور اسکے حق میں دہرا دیا۔ وہ آدمی سمجھدار تھا۔ سن کر خاموش ہو گیا اور اٹھکر کمرے سے باہر چلا گیا۔ یہ بھی کچھ پریشانی کی حالت میں اٹھکر چلے آئے۔ کوئی ہفتہ عشرہ کے بعد اس نے بلایا اور کہا محمد صادق فاروقی جو غلطی میں نے کی تھی۔ اس کا خمیازہ میں نے اٹھا لیا اور جو تکلیف میری غلطی سے آپ کو ہوئی تھی۔ اس کا بدلہ آپ نے لیا اب آئندہ نہ آپ بات کو بڑھائیں اور نہ میں طول دوں اور اس عہد کو مسلمانوں کی طرح نبھائیں۔ آپ کہا کرتے تھے۔ اسکے بعد جتنی مدت میں اس کے ماتحت رہا وہ مجھ سے حسن سلوک سے پیش آتا رہا۔

جماعتی کاموں میں بڑی دلچسپی سے سالہا سال قصور کی انجمن احمدیہ کے سیکرٹری مال اور پریذیڈنٹ رہے۔ اور اس قومی خدمت کو بڑے شوق دلچسپی اور خوش اسلوبی سے نبھایا۔

۱۹۵۱ء میں ریٹائر ہوئے تو قصور رولر فلور مل میں ملک صاحبان کے ہاں ملازمت اختیار کر لی اور نہایت دیانتداری سے اپنے کاروبار سرانجام دیتے رہے۔ آخری ایام میں اپنی بیماری کی وجہ سے ملازمت کو ترک کر دیا اور ربوہ میں اپنے فرزند عزیز محمد اسلم فاروقی کے ہاں آ ٹھہرے عزیز مذکور نے اپنی سعادت مندی کا پورا پورا ثبوت دیا۔ علاج اور خدمت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ مگر مشیت الٰہی یہی تھی کہ مرض کا غلبہ بڑھتا گیا اور پھر ۷ مارچ یعنی ہفتہ اتوار کی درمیانی رات کو ایک بجے یہ جنت کا مسافر دنیا و علائق الدنیا کو توڑ کر ہم سے رخصت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

نماز جنازہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ چونکہ موصی تھے اسلئے مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔

کچھ دنوں پہلے مرحوم اپنے چھوٹے بیٹے عزیز محمد ہادی فاروقی کے پاس کوئٹہ تھے کہ ایک خواب دیکھا۔ کہ اپنا ایک مرحوم عزیز سید امام علی شاہ خواب میں ملا۔ وہ سر پر ایک خوشنما سیاہ لنگی باندھے ہوئے تھا۔ جو اسے بھلی لگتی ہے مگر اس نے اتار پھینکی ہے۔ یہ پوچھتے ہیں کہ کیوں اتاری ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ اب میں یہ محرم کو پہنوں گا۔

مگر اب امام علی شاہ کا چہرہ نہیں عزیز محمد اسلم کا چہرہ تھا۔ صبح اٹھے تو عزیز مذکور کو خط لکھا۔ کہ میں ربوہ میں تمہارے پاس فوت ہوں گا اور وہ محرم کے ایام ہوں گے۔ اور ایسا ہی ہوا۔

الغرض مرحوم بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی چادر رحمت میں لپیٹے اور جنت سے شاد کام کرے۔ آمین

اے خدا بر تربت او بارش رحمت ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم

مکرم میاں غلام نبی صاحب کمپاذیٹر بھاٹی گیٹ لاہور کی وفات

میرے والد محترم مکرم میاں غلام نبی صاحب کمپاذیٹر بھاٹی گیٹ لاہور مورخہ ۱۳ اور ۱۴ مارچ ۱۹۷۰ء کی درمیانی رات کو ۶۵ سال کی عمر میں میو ہسپتال میں ہندشِ پیشاب کے عارضے میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

لاہور میں ان کی نماز جنازہ محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے پڑھائی جنازہ میں جماعت لاہور کے کثیر احباب اور بعض غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے تابوت ٹرک کے ذریعے ربوہ لے جایا گیا جہاں ۴½ بجے حضرت اقدس کے ارشاد کے مطابق مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں لاہور سے ساتھ جانیوالے تیس افراد کے علاوہ ربوہ کے احباب نے بھی شرکت کی۔ ابا جانی مرحوم تلونڈی کھجور والی ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں ہی حاصل کی۔ بعد میں قادیان چلے آئے اور تقریباً دو سال تک مدرسہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرتے رہے۔ اور پھر لاہور آ کر پریس میں کمپاذیٹر کا کام سیکھا اور آخر وقت تک یہی کام کرتے رہے۔

والد صاحب مرحوم اپنے بچوں کی تربیت کی طرف خاص طور پر توجہ دیا کرتے تھے۔ نماز کی سختی سے پابندی کرواتے تھے۔ صبح کے وقت اذان کی آواز سنتے ہی ہم سب کو جگا دیتے تھے قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے کا بہت شوق تھا۔ گھر کے بچوں کے علاوہ غیر از جماعت بچوں کو بھی قرآن شریف پڑھایا کرتے تھے۔ ان کے کئی شاگرد ایسے بھی ہیں جو عمر میں ان سے بڑے ہیں اور انہوں نے بڑی عمر میں ان سے قرآن شریف پڑھا۔ قرآن شریف پڑھانے کے بڑے آسان طریقے آتے تھے۔ صبح کی نماز گھر میں خود پڑھاتے اور تفسیر صغیر کا درس بھی دیتے تھے۔

۱۹۶۵ء سے ۱۹۶۹ء تک حلقہ میں انصار اللہ کے زعیم رہے اسکے بعد حلقے کے سیکرٹری رشتہ ناطہ منتخب ہوئے انکا یہ طریق تھا کہ جب دشتے کی کوئی بات شروع کرتے تو پہلے دعا کر لیتے تھے

مرحوم نے اپنے پیچھے ۷ لڑکے دو لڑکیاں، دس پوتے سولہ پوتیاں تین نواسے اور چھ نواسیاں چھوڑے ہیں۔ ہم پانچ بھائی شادی شدہ ہیں اور ایک بھائی محمد سلیم کا نکاح گذشتہ رمضان میں ہو گیا تھا۔ رخصتانہ ابھی نہیں ہوا کہ والد صاحب کا سایہ ہمارے سروں سے اٹھ گیا ــــ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس صدمہ عظیم کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور خود ہی ہمارا حافظ و ناصر ہو۔ ابا جان مرحوم کو اپنی رحمتوں سے نوازے اور ہم سب کو ان کی خواہش کے مطابق سلسلہ کا خادم بنائے۔ آمین

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی مساعی

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے روبہ ترقی ہے اور اپنے فرائض مستعدی سے انجام دے رہی ہے گزشتہ ماہ کے چند اہم کوائف درج ذیل ہیں۔

(۱) کمرشل انسٹی ٹیوٹ کا اجراء:۔ گزشتہ ماہ سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے شعبہ صنعت و تجارت کے زیر انتظام ایک کمرشل انسٹی ٹیوٹ کا اجراء کیا گیا ہے۔ اس ادارہ میں یکم تبلیغ (فروری) سے باقاعدہ کلاسیں شروع ہیں۔ سردست دو مضامین شارٹ ہینڈ اور ٹائپ (انگریزی) پڑھائے جاتے ہیں۔ ۸ تبلیغ ۱۳۴۹ ہش کو محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے دعا کے ساتھ اس انسٹی ٹیوٹ کا افتتاح فرمایا۔ شارٹ ہینڈ کے لئے دس ماہ اور ٹائپ کے لئے تین ماہ کی مدت مقرر کی گئی ہے۔ شارٹ ہینڈ کلاس کی فیس دس روپے ماہانہ ہے اور ٹائپ سیکھنے کے پانچ روپے ماہانہ فیس مقرر ہے۔ اس وقت تک ۴۰ طلباء اس ادارہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ اس انسٹی ٹیوٹ کے بانی پرنسپل مکرم رفیق احمد صاحب ثاقب مہتمم صنعت و تجارت ہیں اور مکرم سعادت احمد صاحب ڈی کام بطور انسٹرکٹر خدمات بجا لا رہے ہیں۔

اہلیان ربوہ کو خصوصاً بیرونی مجالس کو بھی اس انسٹی ٹیوٹ سے پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ ان کے لئے ہنر سیکھنے کا یہ سنہری موقعہ ہے۔

۲۔ مرکزی لائبریری:۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدام کی علمی ترقی کے لئے مرکزی طور پر ایک لائبریری کا بھی انتظام کیا ہے جو کہ ایوان محمود کے ساتھ ملحق ہے۔ اس لائبریری کا افتتاح چند ماہ قبل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت فرما چکے ہیں۔ لائبریری مغرب سے عشاء تک باقاعدگی سے کھلتی ہے۔ نیز اس میں ہر ماہ علمی مجالس کا انعقاد بھی کیا جاتا ہے اس سلسلے میں ایک لیکچر محترم صاحبزادہ طاہر احمد صاحب کا "اشتراکیت کا فلسفہ اقتصادی نقطۂ نظر" کے زیر عنوان کروایا جا چکا ہے۔ صاحبزادہ صاحب کا یہ لیکچر اور اس کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ حاضرین کے لئے از حد دلچسپی اور ازدیاد علم کا باعث ہوا۔

۳۔ بیڈمنٹن و ہیلتھ کلب:۔ گزشتہ ماہ کے دوران احاطہ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں ایک ہیلتھ کلب کا بھی اجراء کیا گیا ہے۔ جس میں ویٹ لفٹنگ اور جمناسٹک کا انتظام موجود ہے۔ اسکے علاوہ ایوان محمود کے اندر بیڈمنٹن کی کھیل کا انتظام کیا گیا ہے۔

خدام ان کھیلوں میں بڑی دلچسپی لے رہے ہیں اور نماز عصر کے بعد اہل ربوہ جن میں اطفال الاحمدیہ اور انصار سبھی شامل ہیں کھیلوں میں حصہ لیتے ہیں۔ اور یہاں خاص چہل پہل نظر آتی ہے۔ بیڈمنٹن کے تین کورٹ بنے ہوتے ہیں۔ جن میں کھلاڑی بڑے جوش و خروش سے نبرد آزما ہوتے ہیں۔ متعدد تماشائی بھی ان کے کھیل کی داد دینے کے لئے موجود ہوتے ہیں۔ ایوان سے باہر نوجوان کئی ذرائع سے اپنے جسم مضبوط بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہیلتھ کلب کا قیام ایک نہایت فائدہ مند اور مجلس مرکزیہ کا ایک قابل ذکر کارنامہ ہے جس سے نوجوانوں میں کھیلنے اور صحت برقرار رکھنے کی طرف رغبت بڑھ رہی ہے۔ بیرونی مجالس کو بھی اس طرف خصوصی توجہ دینی چاہیئے۔

(۴) دورہ جات

دورہ سرگودھا:۔ یکم تبلیغ ۱۳۴۹ ہش کو مجلس خدام الاحمدیہ سرگودھا نے قائدین علاقہ کی ایک میٹنگ بلائی جس میں محترم صدر صاحب اور مہتممین مرکزیہ نے بھی شرکت کی۔ میٹنگ محترم مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع سرگودھا کے مکان پر منعقد ہوئی ضلع سرگودھا کے قائدین کی بھاری اکثریت حاضر تھی جس کے بعد اجلاس میں محترم صدر صاحب اور مہتممین مرکزیہ نے قائدین کو ہدایات دیں اسکے بعد محترم صدر صاحب کی صدارت میں دوسرے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔

سب سے پہلے محترم صدر مجلس نے خدام میں انعامات اور سندات تقسیم کیں اس کے بعد محترم مرزا عبد الحق صاحب نے خدام سے خطاب فرمایا اور دعا پر یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

دورہ لائلپور:۔ مورخہ ۱۳ تبلیغ ۱۳۴۹ ہش بروز جمعہ مجلس خدام الاحمدیہ کی سالانہ تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں محترم صدر مجلس اور اراکین مجلس عاملہ مرکزیہ کو بھی مدعو کیا گیا۔ محترم صدر صاحب اور مہتممین مرکزیہ صبح ربوہ سے چناب ایکسپریس پر لائلپور پہنچے۔ مسجد احمدیہ میں قائد صاحب اور مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ لائلپور نے معزز مہمانوں کا استقبال کیا۔ نماز جمعہ کے بعد مسجد میں ہی ایک وسیع پیمانے پر ٹی پارٹی کا انتظام کیا گیا جس میں لائلپور شہر کے تمام خدام اطفال اور انصار کو مدعو کیا گیا تھا۔ ٹی پارٹی کے بعد محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر صدارت کارروائی کا آغاز ہوا۔ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد مہتمم اطفال مرکزیہ نے درس قرآن کریم دیا۔ بعدہٗ محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت لائلپور نے تقریر فرمائی اس کے بعد صدر محترم نے بھی خدام سے خطاب فرمایا۔ اور انہیں اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ محترم صدر صاحب نے خدام میں انعامات بھی تقسیم فرمائے۔ اور دعا کے بعد یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ بعد ازاں مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ لائلپور کا اجلاس ہوا۔ جس میں محترم صدر صاحب اور مہتممین مرکزیہ نے منتظمین کو ہدایات دیں۔ اور مغرب کی نماز کے بعد سالانہ تقریب کا یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ یہ تقریب مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور کی ۴۸-۱۹۴۷ء میں عمدہ کارکردگی پر اول آنے اور علم انعامی حاصل کرنے کی خوشی میں منعقد ہوئی تھی۔ اس تقریب میں مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور اور احباب جماعت نے بڑے خلوص و محبت کا ثبوت دیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(۵) ریفریشر کورس مجلس راولپنڈی اور اسلام آباد:۔

مجلس راولپنڈی کی طرف سے جملہ مقامی اور حلقہ جاتی عہدیداران مجلس خدام الاحمدیہ کو کام کی صحیح ٹریننگ دینے کے سلسلے میں ایک مختصر دو روزہ کورس جاری کیا گیا۔ جس میں مرکز کی طرف سے محترم رفیق احمد صاحب ثاقب نائب صدر مرکزیہ اور مکرم چوہدری سمیع اللہ سیال صاحب معتمد مرکزیہ بھی ربوہ سے خاص طور پر جا کر شریک ہوئے۔ اور کارکنان کی بڑی تفصیل سے الگ الگ شعبہ وار راہنمائی کی اور انہیں بہتر طور پر کام کرنے کے ضمن میں قیمتی ہدایات دیں۔

اس موقع پر اسی طرز کا ایک مختصر پروگرام مجلس اسلام آباد نے بھی رکھا جس میں ہر دو مرکزی نمائندگان شامل ہوئے اور کارکنان کے کام کا جائزہ لیتے ہوئے انہیں مفید مشورے دیئے۔

۶۔ دورہ جات پشاور و مردان:۔

محترم نائب صدر صاحب مجلس مرکزیہ نے پشاور اور مردان کے بھی دورے کئے اور ان مجالس کے کارکن خدام کی کارکردگی کا موقع پر جا کر جائزہ لیا اور انہیں ضروری مشورے دئے۔ جن کے نتیجے میں انشاء اللہ ان دونوں مجالس میں کس قدر بیداری کے آثار ظاہر ہوتے ہیں۔ فالحمد للہ۔

(نامہ نگار)

اعلان دار القضا

محترمہ کرم بی بی صاحبہ بیوہ چوہدری ضیاء الحق صاحب مرحوم ساکن چک ۲۹۵ گ ب ببرپانوالہ ضلع لائل پور نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم چوہدری ضیاء الرحمٰن صاحب وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کی امانت ذاتی کھاتہ نمبر ۹۰۰-۵ میں مبلغ ۹۰۰/- روپے جمع ہیں۔ یہ رقم مرحوم کی جملہ جائیداد میں محسوب فرمائی جائے۔ مرحوم کی اولاد کوئی نہیں ہے۔ اس لئے کسی وارث کو اس پر اعتراض نہیں ہے۔

اس درخواست پر مکرم غلام محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چک ۲۹۵ گ ب ببرپانوالہ و مکرم چوہدری عبد الرحیم صاحب ثاقب کے دستخط ثبت ہیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

ناظم دار القضاء

درخواست دعا: مکرم مستری محمد دین صاحب ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ جانے کی وجہ سے تقریباً تین ماہ سے ربوہ ہسپتال میں داخل ہیں احباب انکی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

ہر قسم کی ہومیوپیتھک و بایوکیمک ادویات ہومیوپیتھی کے متعلق یورپ پاکستان اور بھارت کے مایہ ناز ڈاکٹروں کی تالیفات اور دیگر متعلقہ سامان مناسب نرخوں پر حاصل کرنے کے لئے

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ کو یاد رکھیں

تبخیر معدہ پریشانی، خوف و وہم کی کامیاب علاج گاہ۔ ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ فون نمبر ۱۴۳ / گول کچہری بازار لائلپور

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جا رہی ہیں تا اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جاتے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال، سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۹۴۵

میں محمد اسمٰعیل (صحابی)، ولد حاجی کرم بخش صاحب (صحابی) آف مانچہ قوم آرائیں پیشہ بیلدار عمر قریباً ۷۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خانپور نور نگا ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ر مئی ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

نقد = ۰۰۔۔۔۳۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ محمد اسمٰعیل سکنہ خانپور نورنگا ڈاکخانہ احمد پور شرقیہ۔ ضلع بہاولپور۔

گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی صدر انجمن احمدیہ کوارٹر نمبر ۹ ربوہ۔

گواہ شد:۔ رحمت علی وکالت مال اول تحریک جدید ربوہ

مسل نمبر ۱۹۹۴۶

میں طیبہ حئی بنت شیخ عبدالحئی صاحب گروپ کیپٹن قوم شیخ قانونگو پیشہ طالب علمی عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ر دسمبر ۱۹۶۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی وزنی ۱۱ تولے مالیتی ۔/۱۲۸۵ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۵/۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: طیبہ حئی ۹۳ بہادر یار جنگ سوسائٹی بلاک ۳ کراچی

گواہ شد:۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

گواہ شد:۔ شیخ عبدالحئی گروپ کیپٹن کراچی

مسل نمبر ۱۹۹۴۷

میں سیدہ بشریٰ بیگم بنت سید کرم شاہ صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی راہوالی (حال ربوہ) ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۳/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

ایک عدد گھڑی کلائی مالیتی ۔/۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ ۔/۱۵ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ سیدہ مبارکہ بیگم تلونڈی راہوالی ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد:۔ سید جمال یوسف برادر موصیہ کارکن دفتر ک۔ ج ربوہ۔

گواہ شد:۔ چوہدری عطاء اللہ جان بھٹی۔ کارکن صدر انجمن ربوہ۔

مسل نمبر ۱۹۹۴۸

میں رحمت بی بی زوجہ شیخ عبدالصمد صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوجرخان ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۹/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ ۔۔۔ ۳۲ روپے

۲۔ ۱۰ مرلہ زمین واقع ربوہ مالیتی ۔۔۔ ۲۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالکہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت مجھے مبلغ ۔/۱۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ رحمت بی بی۔ گوجرخان۔ ضلع راولپنڈی۔

گواہ شد:۔ عبدالواحد سکرٹری مال گوجرخان۔ ضلع راولپنڈی

گواہ شد:۔ عطاء الرحمان۔ گوجرخان ضلع راولپنڈی

مسل نمبر ۱۹۹۵۰

میں عبدالحکیم ولد خدا بخش صاحب قوم آگ پیشہ دکانداری عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۔/۵۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد:۔ عبدالحکیم دکاندار گولبازار ربوہ

گواہ شد:۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

گواہ شد:۔ سردار عبدالحق شاکر واقف زندگی وکالت مال تحریک جدید ربوہ

مسل نمبر ۱۹۹۵۱

میں رسول بی بی اہلیہ چوہدری فضل احمد صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جسو کی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۸/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ ۔۔۔۔۔ ۵۰۰ روپے

۲۔ زیور طلائی وزنی ۲ تولے مالیتی ۔/۲۵۱ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ رسول بی بی ساکن جسو کی ضلع گجرات

گواہ شد:۔ محمد صادق بٹ انسپکٹر وصایا

گواہ شد:۔ امام الدین امیر جماعت احمدیہ جسو کی ضلع گجرات۔

مسل نمبر ۱۹۹۵۲

میں عبدالرحیم ولد فضل الدین صاحب قوم نائک پیشہ زمیندارہ عمر ۷۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر۔ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۷/۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

ایک بھینس مالیتی ۔۔۔۔۔ ۸۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۔/۵۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ عبدالرحیم ولد فضل دین احمد نگر ضلع جھنگ۔

گواہ شد:۔ محمد لطیف بٹ سیکرٹری امور عامہ احمد نگر۔ ضلع جھنگ۔

گواہ شد:۔ خواجہ سلیم احمد ولد خواجہ محمد نسیر (المعروف) خواجہ ریسٹورنٹ گولبازار ربوہ۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

فہرست صدقہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۱۶/۲ تا ۱۵/۳)

احباب تمام عطیہ دہندگان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور انہیں اپنی برکتوں اور رحمتوں سے نوازے

(ڈاکٹر مرزا منور احمد)

۱	سید محمودہ ولی اللہ صاحب ربوہ	۱۰
۲	زاہدہ منہاس صاحبہ ملتان شہر	۵۰
۳	بابو فضل الدین صاحب شادباغ لاہور	۱۰
۴	ملک فضل حق خان صاحب لارنس روڈ کراچی	۳۰
۵	مریم عثمان صاحبہ ناظم آباد "	۱۰۰
۶	بیگم لفٹننٹ ملک غلام احمد صاحب معرفت نثار احمد صاحب P.B.O ۱۴۷ دیپال پور	۱۰
۷	سیدہ زہرہ بیگم حسین صاحبہ لطیف آباد حیدر آباد	۲۲
۸	ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی فضل عمر ہسپتال ربوہ	۱۰
۹	حافظ سلیم احمد صاحب اٹاوی ربوہ	۱۰
۱۰	سلیمہ نذیر صاحبہ کوئٹہ	۱۰
۱۱	بشیر الدین احمد صاحب راولپنڈی	۲۰
۱۲	چوہدری احمد جان صاحب منجانب امۃ الحمید بیگم صاحبہ مرحومہ کراچی	۲۰
۱۳	والدہ صاحبہ اختر محمود صاحب ری مال لاہور	۵۵
۱۴	نعمت اللہ صاحب بذریعہ مولوی محمد اجمل شاہد صاحب کراچی	۶۰
۱۵	افتخار احمد صاحب باجوہ گاف روڈ۔ لاہور	۵۰
۱۶	حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ربوہ	۱۰
۱۷	چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال "	۱۰
۱۸	سیٹھی عبدالحق صاحب جہلم	۳۰
۱۹	شیخ فیض قادر صاحب ناظم آباد کراچی	۲۰
۲۰	مسز ارشاد بیگم صاحبہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ نیروبی	۱۰۲۵
۲۱	ضیاء الدین احمد صاحب حمید از مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ	۶۷
۲۲	بی بی منصورہ صاحبہ بیگم چوہدری بشیر احمد صاحب کراچی	۵۰
۲۳	سید نسیم شاہ صاحبہ بذریعہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ	۱۰
۲۴	سید کلیم شاہ صاحب " "	۱۰
۲۵	حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ ربوہ	۴۰
۲۶	اہلیہ نذیر احمد صاحب سونگی ربوہ	۱۰
۲۷	بشیر احمد صاحب رحما دار الصدر غربی ربوہ	۱۰
۲۸	بیگم میجر منظور الحسن صاحب لائلپور	۱۰
۲۹	فخیرہ اسلم صاحبہ بیگم محمد اسلم صاحب ڈیرہ غازیخاں	۴۰
۳۰	بیگم مبارکہ ملک صاحب پشاور روڈ راولپنڈی	۷۰
۳۱	چوہدری نبی احمد صاحب نادرن موٹرز کراچی	۵۰
۳۲	بشریٰ محمود صاحبہ المنیر "	۲۵
۳۳	ڈاکٹر میاں حمید احمد صاحب منہاس ڈاہرانوالہ ضلع بہاولنگر	۷۵
۳۴	امتیاز احمد صاحب بٹ ہیڈ ماسٹر ہائی سکول لالیاں	۱۵
۳۵	محمد یامین صاحب صدیقی ہاؤس راولپنڈی	۱۵
۳۶	بیگم کرامت اللہ صاحب کراچی	۳۵
۳۷	ملک بشیر احمد خاں صاحب ملتان	۲۰
۳۸	بیگم چوہدری غلام احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۵۰
۳۹	لجنہ اماء اللہ راولپنڈی	۱۰
۴۰	نذیر احمد صاحب ایگریکلچرل کالج ٹنڈو جام	۲۳
۴۱	بیگم ایم اے خورشید صاحب کراچی	۱۰
۴۲	طاہر ناصر شاہ صاحب "	۲۰
۴۳	بیگم انتظار حسین صاحب "	۱۰
۴۴	مبارکہ بیگم ملک مبارک احمد صاحب "	۲۵
۴۵	امینہ عنایت صاحبہ "	۱۵
۴۶	حامدہ عفت ضیاء صاحبہ "	۱۰
۴۷	بیگم ڈاکٹر غفور الحق صاحب آف گوجرانوالہ "	۲۰
۴۸	میجر شریف احمد صاحب باجوہ لاہور	۲۰۰
۴۹	مرزا خلیل احمد صاحب " "	۲۵
۵۰	شیخ عبدالکریم صاحب بددملہی	۲۵
۵۱	بشیر احمد صاحب صراف سیکرٹری مال از جماعت ڈسکہ	۲۰
۵۲	حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ ربوہ	۱۰
۵۳	چوہدری محمد انور صاحب سیکرٹری مال از احباب جماعت چک جمرہ	۳۱
۵۴	رشید احمد خان صاحب مظفر گڑھ	۱۰
۵۵	لطیف احمد صاحب بٹر فارننگ منڈی	۱۰۰
۵۶	وکالت مال ثانی تحریک جدید ربوہ	۱۰۰
۵۷	شیخ معراج الدین صاحب گوجرانوالہ	۲۰
۵۸	چوہدری غلام حیدر صاحب ملہی جماعت احمدیہ چک ۱۶۵ بہاولنگر	۱۱
۵۹	ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب مرزا کوئٹہ	۳۱
۶۰	مجید احمد صاحب بٹ سیکرٹری مال از احباب حلقہ کینال پارک لاہور	۱۲
۶۱	چوہدری فتح محمد صاحب ملتان	۱۲
۶۲	چوہدری عبداللطیف صاحب "	۱۰
۶۳	پیر محمد صاحب از احباب جماعت علی پور چٹھہ	۲۱
۶۴	شیخ محمد صدیق صاحب گھی والے قبولہ	۳۰
۶۵	امۃ الرفیق صاحبہ اہلیہ ملک محمد شفیع صاحب نوشہرہ روڈ ربوہ	۵۰
۶۶	ذکیہ خاتون صاحبہ کراچی	۱۵
۶۷	حمیدہ بیگم صاحبہ بیگم شاہنواز صاحب دار الضیافت ربوہ	۲۵
۶۸	چوہدری کریم بخش صاحب بنوں شہر	۱۰
۶۹	شیخ منیر احمد صاحب چک ۱۵۱ تھرپارکر	۱۰
۷۰	شاہ ملک خان صاحب چک ۱۱۳ ضلع ساہیوال	۱۰
۷۱	محمد افضل طاہر صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۰
۷۲	مسرت صاحبہ معرفت میاں محمد شفیع صاحب نیو میاں پورہ سیالکوٹ	۱۰
۷۳	مرزا محمد اسلم صاحب ریلوے کالونی جہلم	۱۰
۷۴	عبدالواحد صاحب حسین آگاہی ملتان شہر	۵۰
۷۵	مریم عثمان صاحبہ ناظم آباد کراچی	۷۵
۷۶	چوہدری مسعود احمد صاحب انسپکٹر زراعت لاہور	۱۰
۷۷	رشیدہ بیگم صاحبہ سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ	۱۰

نہایت زرخیز قطعہ اراضی

کل رقبہ یک جائی ۵۰ ایکڑ بارہ ماہی وافر پانی آباد شدہ ضلع سانگھڑ علاقہ سندھ میں قابل فروخت ہے۔ قبضہ فوری۔ سادا گاؤں احمدی پنجابی مالکان اراضی فضل عمر گوٹھ نامی میں حدتیق ہے ایک فوری ضرورت کی وجہ سے فروخت کیا جا رہا ہے۔ ضرورت مند احباب مجھ سے خط و کتابت کریں یا خود ملیں۔

چوہدری عبداللطیف مالک پاؤنیئر انجینئرنگ کمپنی حرم گیٹ ملتان فون نمبر ۲۷۳

اعلان

احباب کی سہولت کے لئے ربوہ میں جائداد کی خرید و فروخت تعمیر و مرمت اور مکانات دکانات رہن رکھنے یا کرایہ پر دینے یا حاصل کرنے کے لئے فریقین کی اعانت اور سہولت کے مدنظر ایم احمد پراپرٹی ڈیلر کو نظارت امور عامہ صدر انجمن احمدیہ سے کاروبار کی باقاعدہ اجازت ہے۔ احباب حسب منشاء استفادہ کریں۔

منیجر ایم احمد پراپرٹی ڈیلر رحمت بازار ربوہ

دوائی فضل الٰہی اولاد نرینہ کیلئے دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس ۹ ماہ سولہ روپے -/۱۶

حقیقی امن اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتا جب تک ایک بالا ہستی تسلیم نہ کی جائے

یہ عقیدہ کہ اللہ تعالیٰ امن دینے والا ہے صرف اسلام نے ہی پیش کیا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قیام امن سے متعلق اسلام کی لازوال و بے مثال تعلیم کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"حقیقی امن اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک ایک بالا ہستی تسلیم نہ کی جائے۔ اور یہ عقیدہ کہ اللہ تعالیٰ امن دینے والا ہے صرف اسلام نے ہی پیش کیا ہے۔ اور اُس نے کہا ہے کہ

اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ

اس کے بعد وہ پیغام ہے جو اس ہستی کی طرف سے آتا ہے کیونکہ جب ایک امن قائم رکھنے کی خواہش مند ہستی کا پتہ مل گیا۔ تو انسان کے دل میں یہ معلوم کرنے کی بھی خواہش پیدا ہو جاتی ہے کہ آیا اُس نے امن قائم کرنے کا کوئی سامان بھی کیا ہے یا نہیں۔ کیونکہ اگر اُس نے امن قائم کرنے کا کوئی سامان نہیں کیا تو یہ لازمی بات ہے کہ اگر ہم خود امن قائم کرنے کی کوشش کریں گے تو اس بات کا امکان ہو سکتا ہے کہ بجائے امن کے فساد پیدا کر دیں۔ پس محض امن قائم کرنے کی خواہش انسان کو صحیح راستہ پر قائم نہیں کر سکتی جب تک ایک بالا ہستی کی ایسی ہدایات بھی معلوم نہ ہوں جو امن قائم کرنے میں ممد اور معاون ہوں۔ کیونکہ اگر انسان کو اپنے بالا افسر کی خواہشات کا صحیح علم نہ ہو تو انسان باوجود اس آرزو کے کہ وہ اُس کے احکام کی اطاعت کرے اُسے پوری طرح خوش نہیں رکھ سکتا۔ پس اگر ہمیں اپنے بالا افسر کی خواہش تو معلوم ہو لیکن اس خواہش کو پورا کرنے کا طریق معلوم نہ ہو۔ تب بھی ہمارا امن قائم نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ ممکن ہے ہم کوئی اور طریق اختیار کریں اور اس کا منشاء کوئی اور طریق اختیار کرنا ہو۔ پس ہمارے امن کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ بالا ہستی ہمیں کوئی ایسا ذریعہ بھی بتائے جو امن قائم کرنے والا ہو۔ سو اس غرض کے لئے جب ہم قرآن کریم کو دیکھتے ہیں اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ آیا اس نے کوئی ایسا ذریعہ بنایا ہے یا نہیں تو سورۃ بقرہ میں اس کا جواب نظر آتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا (بقرہ آیت ۱۲۶) یعنی یہ جو آسمان پر اسلام خدا کی خواہش ہے کہ دنیا میں امن قائم ہو۔ اس کے لئے ضروری تھا کہ ہم ایک مرکز قائم کرتے جو دُنیا کو امن دینے والا ہوتا ہے سو ہم نے بیت اللہ کو مدرسہ بنایا۔ یہاں چاروں طرف سے لوگ جمع ہوں گے اور امن کا سبق سیکھیں گے پس ہمارے خدا نے صرف خواہش ہی نہیں کی، صرف یہ نہیں کہا کہ تم امن قائم کرو۔ ورنہ میں تم کو سزا دوں گا بلکہ اس دُنیا میں اس نے امن کا ایک مرکز بھی قائم کر دیا۔ اور وہ خانہ کعبہ ہے فرمایا ہے یہاں لوگ آئیں گے اور اس مدرسہ سے لوگ امن کا سبق سیکھیں گے۔

پھر یہ کہ اس مدرسہ کی تعلیم کیا ہوگی اس کے لئے بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا سے خبر پا کر اعلان فرمایا کہ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ۔ (مائدہ آیت ۱۶-۱۷) یعنی اے لوگو تم تاریکی میں پڑے ہوئے تھے تم کو یہ پتہ نہیں تھا کہ تم اپنے خدا کی مرضی کو کس طرح پورا کر سکتے ہو اس لئے دُنیا میں ہم نے تمہارے لئے ایک مدرسہ بنا دیا ہے مگر خالی مدرسہ کام نہیں دیتا جب تک کتابیں نہ ہوں۔ پس فرمایا قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ۔ خدا کی طرف سے تمہارے پاس ایک نور آیا ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے اور اس کے ساتھ ایک کتاب مبین ہے۔ ایسی کتاب جو ہر قسم کے مسائل کو بیان کرنے والی ہے۔ پس خدا تعالیٰ نے اسلام کے لئے امن کا مدرسہ بھی قائم کر دیا۔ امن کا کورس بھی مقرر کر دیا اور مدرسِ امن بھی بھیج دیا"

(تفسیر کبیر سورۃ الشعراء صفحہ ۲۴۲/۲۴۳)

انصار اللہ کے لئے لمحہ فکریہ

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں :-

۱۔ "ایک ہماری جماعت ہی ہے جس کا ایثار محض خدا کے لئے ہوتا ہے اور جس کے سامنے کوئی ذاتی مقصد نہیں ... بلکہ اس کا مقصد محض یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی حکومت دنیا میں قائم ہو اور اس کا جلال لوگوں پر ظاہر ہو"

۲۔ "اگر ہم اپنے فرائض کو صحیح طور پر ادا کریں گے تو دُنیا کی آئندہ اصلاح کے ہم بانی ہوں گے اور جو عظیم الشان تغیر پیدا ہو گا۔ اس کے ثواب کے حق دار ہوں گے۔"

۳۔ "اس زمانہ میں کام کرنے والوں کو وہ ایسا مقام دے گا کہ دُنیا حسد اور رشک کی نگاہوں سے اسے دیکھے گی" نیز

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

"اب وقت آ گیا ہے کہ ہم انتہائی قربانیاں اس کے (خدا تعالیٰ کے) حضور پیش کر دیں تاکہ وہ انتہائی فضلوں کی بارش ہم پر کرے اور ہمیں اپنا مقصد اور ہمیں اپنا مدعا حاصل ہو جائے ... ... ہر طرف اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کا جلوہ ہمیں نظر آئے۔"

اس مقام کو حاصل کرنے کے لئے انصار اللہ کی عمر میں پہنچ کر بدرجہ اولیٰ کوشش کرنی چاہیئے کیونکہ اس عمر کے بعد پھر اصلاحِ احوال کے لئے انسان کوئی مزید موقع نہیں پا سکتا۔ لہٰذا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کی جو خدمت ہم انصار اللہ کے سپرد فرمائی ہے اسے دل و جان سے بجالانا تمام انصار کا فرض اولین ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو۔ آمین ثم آمین۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

چیمبرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

عشرہ اطفال الاحمدیہ

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے یکم اپریل سے ۱۰ اپریل تک عشرہ اطفال الاحمدیہ منایا جا رہا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ ان دس ایام میں قائدین مجالس اور اطفال الاحمدیہ کے جملہ عہدیدار شعبہ اطفال کی طرف سے خصوصی توجہ دیں اور اگر کسی شعبہ میں کام کے لحاظ سے کوئی کمی رہ گئی ہے تو اس عشرہ میں اس کو پورا کر دیں۔ عشرہ اطفال کے سلسلہ میں تفصیلی ہدایات مجالس اطفال کو بھجوا دی جائیں گی۔ مجالس اپنے اپنے طور پر مفصل پروگرام ابھی سے تجویز کر لیں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجالس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

کسی وقت تک مجلس کا کام خواہ آپ کتنی محنت اور کوشش سے کریں۔ اس کا پورا فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ جب تک کہ مرکز کو اپنے کام کی رپورٹ نہ بھجوائیں۔

ماہ امان (مارچ) ختم ہونے کو ہے۔ مجالس کی طرف سے ماہ فروری کی رپورٹس کم تعداد میں موصول ہوئی ہیں۔ نیز بعض مجالس نے ابھی تک نومبر تا فروری کی رپورٹس نہیں بھجوائیں۔ رپورٹس نہ بھجوانے والی مجالس یاد رکھیں کہ یہ امر سب مجالس کے لئے ضروری ہے کہ ۱۵ تاریخ تک رپورٹ بھجوا دیں۔

چار ماہ کی رپورٹ ایک فارم پر بھجوائی جا سکتی ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دُعا

مکرم مسعود احمد صاحب خورشید کراچی میں تا حال بیمار ہیں ٹانگ کا زخم ابھی تک مندمل نہیں ہوا ہے ٹیسیں ابھی تک پڑتی ہیں اور بے چینی کی تکلیف مسلسل چل رہی ہے احباب جماعت آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد و الحاح سے دعائیں کریں۔